© rasailojaraid.com

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بُدھ اور مسیح

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ تجلی مین سلسلہ وار نکلا ہے اوسکا جواب بھی سلسلہ وار نکلتا ہے گذشتہ اور گذشتہ سے گذشتہ مسلمان مین نقل ہو کر جواب دیا گیا ہے آج بھی کسیقدر نقل ہوتا ہے عیسائی مضمون نگار لکھتا ہے کہ:۔

حال کی تحقیقات سے یہ بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ خدا کا جو تصور نسل سلیم کو حاصل تھا وہ نسل آریا کے تصور سے بالکل الگ ہے۔ آریا قومون نے ہر جگہ یہ بیان ظاہر کیا ہے کہ وہ خدا کا خیال کرین اور اس کے کامون کے وسیلے اس کا نام رکھین چنانچہ انہون نے سورج اور بارش کی فیض بخش تاثیر کو تسلیم کیا۔ اور اندھی و طوفان کے آگے وہ لرزنے لگے۔ اور وہ یہہ محسوس کرتے تھے کہ یہہ قواے فطرت ہمارے قابو کی نہین۔ اس لئے یا تو وہ ان طاقتون کی پرستش کرنے لگ گئے یا کسی ایسی روح سے ملتجی ہوئے جو ان کے خیال مین ان طاقتون پر حکمران تھی یعنے ان کی طبیعت کا رخ اس طرف رہا ہے کہ خالق کو مخلوق مین تلاش کرین اور پرستش کرین [۱] آسمان و زمین کا فاصلہ بالائے طاق رکھا گیا۔ یونانی دیوتاؤن کے قصون مین یہ بتانا مشکل ہے کہ کہان الوہیت کا ذکر ہے اور کہان انسانیت کا۔ دیوتا انسان بن جاتے ہین اور انسان دیوتا بن جاتے ہین سو اہل ہند کے آریاؤن مین جو ہمہ اوست کی تعلیم پائی جاتی ہے اوس مین بھی خدا اور انسان مین امتیاز کرنا ویسا ہی مشکل ہے جیسا کہ ظاہر کیا گیا۔ آریا قوم مین جو تصور خدا کا پایا جاتا ہے تجسم یا اوتار کا مسئلہ اس سے بہت مشابہ ہے لیکن ایسا مسئلہ نسل سلیم کی عقل و طبیعت کے بالکل خلاف تھا کیونکہ یہہ لوگ تو خدا کو ایک ایسا اعلے شہنشاہ مانتے تھے جو انسان کے وہم و خیال سے پرے ہے اور وہ اپنے خدا کا نام خداوند بادشاہ اور قادر رکھتے تھے پس خدا کا جو تصور محمد صاحب کے لئے مسئلہ تجسم کو قبول کرنا یا خدا اور انسان کے درمیان جوڑنا

[۱] سچا جیوا سچ ہے۔ (مسلمان)

محمد نے پیش کیا ہے وہ مطلقاً نسل سلیم کا تصور ہے جیسے کہ اگر ہیبریو کا حال تھا ... امتداد زمانہ سے ان دونو کا امتیاز کالعدم ہو گیا اور

اس کو بہیر دینا نہایت مشکل تھا چنانچہ ایک عالم نے بڑی صفائی سے یہ ذکر کیا ہے کہ مسیحی دین کا یہ عین خاصہ ہے کہ خدا کی الوہیت کو تسلیم کرے۔ اور محمدیت کا یہہ عین خاصہ ہے کہ خدا کی الوہیت کا انکار کرے[۵]۔ پس محمدیون اور مسیحیون کا جھگڑا قریبی رشتہ دارون کا جھگڑا نہین بلکہ ایسا جھگڑا ہے جو بیٹون اور خادمون مین ہوتا ہے۔ عربی نبی نے ایک خدا کی منادی انسان سے کی۔ اور مشرق اب تک ایک خدا کی جو صاحب قدرت اور صاحب ارادہ ہے پرستش کرتی ہے۔ اور وہ ایسا خدا ہے جو اپنی خلقت سے اسباب موجودات سے انسان اور اپنی ساری صفتوں سے الگ رہتا ہے؟

جواب اس ساری مضمون مین رنج صرف یہی ہے کہ اسلام نے عیسائیت کی طرح خدا کو مجسم کیون نہین مانا سو اس کا جواب پہلے نمبرون مین دیا گیا ہے کہ اسلام خدا اوس کو مانتا ہے کہ جس پر حوادث نہ آئین یعنے جو حوادث کا محل نہ ہو اور جسم ہمیشہ حوادث کا محل ہے کبھی اس پر کوئی حادثہ آتا ہے کبھی کوئی اور محل حوادث ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پر حوادث بھیجنے والا کوئی اور ہے جو اس سے اوپر کا درجہ رکھتا ہے پس اصل خدا تو وہ ہوا نہ کہ یہہ اس لئے اسلام کہتا ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔ یعنے اللہ وہ ذات پاک ہی کہ اس کے سوا کوئی حقیقی معبود

[۵] کیا سفید نہین بلکہ سیاہ جھوٹ ہے پھر لطف یہ ہے کہ نامہ نگار خود مانتا ہے کہ عربی نبی نے ایک خدا کی منادی کی باوجود اس کے نہین معلوم کس منہ سے کہتا اور کس قلم سے لکھتا ہے کہ آیت کا خاصہ انکار الوہیت ہے۔ ہان یاد آیا اوس الوہیت کا اسلام کو انکار ہے جو حضرت مسیح مین بتلائی جاتی ہے سو اگر یہی وجہ ہے اور غالباً یہی ہے تو اس وصف سے اسلام مین عیب آنے کی بجا حسن پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسلام کہہ سکتا ہے ؎

محمد مین اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہون مین

تم مین دو وصف مین بد خو بھی ہو خود کام بھی ہو (مسلمان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہین وہ تمام دنیا کا حقیقی بادشاہ یعنے حکمران ہے۔ وہ سب عیبون سے پاک ہے ہر طرح کے تغیرات سے سالم ہے یعنے وہ محل حوادث نہین وہ دنیا کو امن دینے والا ہے وہ سب پر نگہبان سب پر غالب اور بڑی بڑائی والا ہے۔

ان آیات مین قرآن مجید نے خدا کا تصور ہم کو بتلایا ہے پس اس سے اچھا کسی کے پاس ہو تو لے آوے ورنہ غور سے سنے ؎

بس تنگ نہ کر ناصح نادان مجھے — یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

اگے چلکر آپ لکھتے ہین:۔

اسلام کی ساری تاریخ اس ایک طرف جزوی عقیدہ کے افسوسناک نتیجہ کی شاہد ہے شروع سے یہ مذہب کی مخالفت کا مذہب رہا ہے جب تک یہ حملہ آور رہتا ہے یہ زندہ رہتا ہے اور جب تک اس کا سیلاب پورے زور سے بہتا ہے تب تک یہ زبردست اور مفید ہے لیکن جہان اس نے قرار پکڑا تو یہ بدبو اور گندگی[1] اچھالنے لگتا ہے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ جنگ بڑا جوش دلانے والا اور قوت بخشنے والا ہے اور جو کچھ مقابلہ مین آتا ہے آگ کے سامنے بھوسے کی مانند ہے میدان جنگ ہمارا ہے کیونکہ ہم خدائے واحد کی لڑائیان لڑ رہے ہین۔ لیکن جب فتح حاصل ہوئی اور لوگ کچھ امن وامان مین رہنے لگے تو اس عقیدہ سے پھر ان کو کچھ مدد نہین ملتی چنانچہ مسٹر مورس صاحب (Bosworth Smith) فرماتے ہین کہ "یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمدی دین اسی وقت تک پنپتا رہتا ہے جب تک کہ یہ فتوحات پر تلا ہوا ہے۔ کیون؟ کیونکہ یہ ایک محض شاہنشاہ کا اعلان ہے۔ جو یہ مشتہر کرانا چاہتا ہے کہ مین شاہنشاہ ہون اور وہ اسے بزور منوانا چاہتا ہے یہ ایک بڑی اخلاقی وجود کا اعلان نہین جو اپنی مخلوقات کو خواہشات نفسانی کی پستی سے نکال کر اعلےٰ درجہ پر سرافراز کرنا چاہتا ہی (۴) کہ مین ہون۔ بلکہ یہہ بھی کہ مین کیسا ہون اور یہ کہ کس لئے مینے انسان کو پیدا کیا ہے اور انسان کو میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ جب تک کہ محمدی

[1] شرک اور تثلیث کی گندگی یا کسی اور چیز کی (مسلمان)۔

تعلیم مین سے یہ نقص رفع نہ کیا جائیگا وہ دن بدن زوال پکڑتا جائیگا اور ایسا پژمردہ ہو جائے گا کہ نوع انسان کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ وہ تو ایک مردہ لاش کی طرح پڑا ہوگا جس کی سڑاہٹ اور بدبو سے ہوا خراب ہو جائیگی ایک دوسرے عالم نے جو محمدی دین پر ایک اور طرح سے نظر ڈالتا ہے یون بیان کیا ہے "جب تک محمدی قوم غالب اور ظفریاب ہے تب تک وہ قوم اپنے معیار کے مطابق عظیم و ذیشان رہیگی۔ اور جب مقابلہ مین کوئی دشمن نہین رہتا تو یہ سستی اور کاہلی مین ڈوب جاتا ہے۔ اور جن فاتحون نے اُسے اس درجہ تک سرافراز کیا تھا ان سے بدتر وحشی پن مین مبتلا ہو جاتا ہے"

جواب افسوس ہے کہ عیسائی دنیا باوجود دعوےٰ علم کے اسلامی علوم سے ہنوز ظلمات ہی مین ہے اس سارے پیراگراف کا مطلب دو جملون مین ہے (۱) اول یہ کہ اسلام جبر سے اپنا آپ منواتا ہے (۲) دوئم اخلاقی حصے مین کمزور ہے۔ افسوس ہے کہ دونون الزامون کے ثبوت مین راقم مضمون نے کوئی حوالہ قرآن سے نہین دیا جو اُسکا فرض تھا ہم حیران ہین کہ ایسے ناواقف مصنفون کو ہم کس طرح سمجھاوین جو بجائے اس کے کہ قرآن شریف سے ثبوت دین کسی اپنے جیسے انگریز کی شہادت سے دعوی کو ثابت کرنا چاہتے ہین انکو اتنی بھی خبر نہین یا وابستہ مذہبی تعصب سے بے خبر ہو جاتے ہین۔ نہین جانتے کہ اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے اسلام کی اندرونی شہادت کی ضرورت ہے اور اوسی اندرونی شہادت سے اعتراض بحال ہوتا ہے نہ کہ کسی ایرے غیرے اجنبی کی شہادت سے۔ کیا ہم بائبل کی خرابی کے مدعی ہو کر مسٹر بریڈلا (دہریہ) کا قول یا کسی مسلمان مورخ یا مصنف کا قول نقل کرنے سے سبکدوش ہو جائین گے۔ ہرگز نہین خیر یہ تو آپکی طرز تحریر پر گفتگو تھی اب سنئے قرآنی شہادت۔ قرآن مجید نے کہین بھی یہ تعلیم نہین دی کہ میرے مخالف مجھکو ضرور تسلیم کرین بلکہ صاف ارشاد ہے (۱)

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ	نبی تو کہدے کہ لوگو! تمہارے پاس خدا کیطرف سے بینائی کی باتین آگئین پس جو کوئی اُس بینائی (ہدایت) سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمی فعلیها وما انا علیکم بحفیظ (پ ۷ ع ۱۹)	فائدہ اٹھائیگا وہ اُس کے لئے مفید ہے اور جو اُس ہدایت سے اندھا بنیگا اسکا وبال خود اس پر ہوگا اور مین تمہارا

محافظ نہین ہون۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ اے نبی تو ان سے کہہ دے کہ سچی تعلیم تمہارے پروردگار کی طرف سے آچکی ہے وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (پ ۱۵ ع ۱۶)

پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

ان اور ان جیسی کئی ایک آیات سے بصراحت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنے مخاطبون کو تسلیم پر مجبور نہین کرتا بلکہ اختیار دیتا ہے۔ پھر نہین معلوم کس واقفیت اور دیانت پر ہمارے مخالف کہتے ہین کہ قرآن مجید اپنی تعلیم جبراً منواتا ہے۔

دوسرے فقرے کا جواب بھی قرآن مجید کے ہر ایک پارے اور سورت سے مل سکتا ہے غور سے سنئے کہ قرآن کیسی اخلاقی تعلیم دیتا ہے ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا (پ ۵ ع ۳)	ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ مان باپ کے ساتھہ قریبی۔ یتیمون۔ مسکینون۔ قریب اور دور کے ہمسایون مسافرون اور ماتحتون کے ساتھہ نیک سلوک کیا کرو کچھہ شک نہین کہ اللہ تعالےٰ مغرورون اور خودپسندون سے محبت نہین کیا کرتا۔

اس قسم کی آیات قرآن مجید مین بکثرت ہین اگر اور کوئی بھی نہو تو اخلاقی تعلیم کے لئے یہ ایک ہی کافی ہے کس لطافت اور خوبی سے تمام انسانی تعلقات کا ذکر فرمایا ہے سب سے مقدم چونکہ خدائے تعالےٰ کا تعلق ہے اس لئے اُس کو مقدم رکھا اُس کے بعد بنی نوع مین سب سے مقدم والدین ہین اس لئے اُن کو مقدم تبلا کر دیگر متعلقین کو ان کے بعد بیان کیا۔

معلوم نہین عیسائیون کے نزدیک اعلیٰ اخلاق کس کا نام ہے۔ جو وہ قرآن مجید مین نہ ملنے پر اظہار ناراضگی کرتے ہین۔

شاید وہ اس تعلیم کو اعلےٰ اخلاق جانتے ہین کہ

ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسرا بھی پھیر دو کرتہ لینے پر پائجامہ بھی دیدو ایک کوس بیگار لیجانے پر دو کوس جاؤ (متی ۵ باب ۳۹)

سو وا نا جانتے ہین کہ اس قسم کے اخلاق صرف زبان کی تری اور قلم کی حرکت کے لئے ہوتے ہین نہ کہ عمل کے لئے۔ یورپ کی سلطنتین اس پر عمل کرتین تو آج عیسائیون کی حکومت ایک چپہ بہر زمین پر بھی نہوتی۔ کسی مخالف کے ایک ضلع لینے پر دوسرا ضلع از خود اسکو دیا جاتا اگر کوئی کہے کہ یورپ کی سلطنتون کا کیا ہے وہ کوئی مذہبی احکام کے تھوڑے پابند ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اچھا وہ نہین تو آپ ذرہ پابند ہو جائیے آگے ذرہ عمل کر کے دیکھئے۔ ڈھٹائی سے کوئی اپنا صبر و استقلال دکھلانے کو ایسا کرے تو اور بات ہے مگر اُس کا دل جو کچھہ کہتا ہوگا اوس کا حال اوس کو یا عالم الغیب کو خوب معلوم ہے۔ (باقی آئندہ)

گوشت خوری کیون بری ہے

ہمارے ہمسایہ دوست آریہ مسافر کے ایک نامہ نگار نے گوشت خوری کی مذمت یا ممانعت ثابت کرنے کیلئے تازہ اشاعت مین ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان ہے "دودھ گھی کی نہرین" اس مین بہت کچھہ ہاتھہ پیر مار کر جو اصل ہوسکے دلائل لکھے ہین وہ مع جواب درج ذیل ہین۔ پہلی دلیل یہ ہے:۔

اگر ہم قدرتی اور مصنوعی غذاؤن کی تمیز کرنے کیلئے اپنے حواسون سے کام لین تو بھی ہمین معلوم ہو جائیگا کہ گوشت ہماری قدرتی غذا نہین

اول انسانی آنکھہ اس کو گوشت کیطرف سے منع کرتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر کوئی شخص کسی باغ یا سبزی کے کھیت مین چلاجائے۔ تو انار۔ نارنگی گیہون وغیرہ کو دیکھنے سے اس کی آنکھون مین طراوت آئیگی۔ اور اس کی آنکھ اس کو کبھی منع نہین کرے گی۔ کہ تو ان مختلف اقسام کے پھول اور سبزی کی طرف مت دیکھ برخلاف اس کے اگر وہی شخص کہین بوچڑخانے مین جا نکلے تو جس وقت اُس کی نظر گوشت۔ چربی۔ ہڈی۔ لہو۔ میل پیشاب۔ پاخانہ وغیرہ پر پڑے گی تو فوراً اس شخص کا جی گھبرائے گا اور اُسکی آنکھ اُسے پکار کر کہے گی کہ یہان ٹھہرنا مناسب نہین اگر گوشت ہماری قدرتی خوراک ہوتا۔ تو آنکھ کو اسکے دیکھنے سے ضرور ویسا ہی لطف آتا۔ جیسا کہ پھل پھول اناج وغیرہ کے دیکھنے سے آتا ہی۔

جواب آپنے اس دلیل مین بڑی غلطی کھائی ہے کہ ایک چیز کی ابتدا کو دوسری چیز کی انتہا سے مقابلہ کیا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی احمق اپنے مصاحبون کو علم سے نفرت دلانے کے لئے یون کہے کہ آؤ مدرسہ مین ہم تم کو دکھاوین کہ علم حاصل کرنیکو آنکھ بھی منع کرتی ہے مدرسہ مین گئے تو دیکھتے ہین کہ کوئی لڑکا کسی سزا مین مبتلا ہے کوئی کسی مین اس کے مقابلہ پر گنوار دیہاتون مین اُس کو اُس وقت لیجاوے جب کہ وہ کھیت کاٹکر ٹھنڈے سایہ مین تانکر آرام سے سو رہے ہون اُن دونون کا مقابلہ کرکے اس نتیجہ کو پہونچے کہ علم کی نسبت جہالت اچھی ہے تو آپ اس کو کیا کہین گے۔ اے جناب انار وغیرہ کی حالت کو تو آپنے انتہائی درجہ مین لیا اور گوشت یعنی ہمارا پرشاد کو ابتدائی صورت مین آئیے ہم آپ کو گوشت کے درشن اُس وقت کرائین جب کہ وہ بھی انار کی طرح کھانے کے قابل ہو چکا ہو۔ گرم مصالحون سے سیخون پر چمک دے رہا ہو یا دیگ مین پلاؤ کی صورت مین یا دیگچے مین قورمہ کی شکل مین خداداد حسن دلفریب سے اپنے ناظرین کی آنکھون کو تراوت بخشتا ہو۔ اور اگر آپ اس طرف کی ابتدائی حالت لیتے ہین تو اُس طرف کی بھی ابتدائی حالت مقابلہ مین رکھئے جس وقت کھیتون مین کھاد پڑتی ہے اور دیکھنے والے آنکھ ناک بند کرکے پاس سے گذر جاتے ہین اور دل مین عہد کرتے ہین کہ آیندہ کو اس کھیت کے پاس سے بھی نہ گذرین گے۔

مہاشہ جی! آپ بھی ایسا کیا کرتے ہین؟ (شائد)

آپکی دوسری دلیل اس سے بھی عجیب تر ہے آپ لکھتے ہین۔

(۲). ناک ہمین گوشت کھانے سے منع کرتی ہے۔

جب ہم کسی تازہ پھل مثلاً سیب. نارنگی وغیرہ کو اپنے ہاتھ مین لیتے ہین۔ تو اُس کی عمدہ خوشبو ناک کے راستے دماغ کو جاتی ہے۔ اور ہمارا جی اُس پھل کے کھانے کو للچاتا ہے۔ مشہور ڈاکٹر ولیم ایکٹن ایم۔ آر سی۔ ایس اپنی کتاب فنکشنز۔ اینڈ ڈس آرڈرس آف دی ری پروڈکٹو آرگنز نامی مین تحریر فرماتے ہین کہ کھانے کے وقت جو منہ مین لعاب آتا ہے۔ اور کھانے کو جو دل چاہتا ہے۔ اس کی وجہ خوراک کی عمدہ خوشبو ہی ہوتی ہے۔" ایسا کبھی سننے مین نہین آیا۔ کہ کسی چیز کی غلاظت یا بدبو نے آدمی کو اس کے کھانے یا سونگھنے کے لئے آمادہ کیا ہو۔ اگر کوئی شخص گوشت کا ٹکڑہ ہاتھ مین لیکر اس کو سونگھے تو اس کی بو مجبور کرے گی کہ وہ اس لوتھڑے کو پھینکدے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بوچڑخانے کی سیر سے جی خوش ہوتا ہے۔ یا جس گھر مین گوشت پکتا ہو وہان سے ناخوشگوار بو نہین آتی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس شئے مین بدبو ہے وہ مضر صحت ہے۔ پاخانہ پیشاب اور میل وغیرہ کا بدن سے دور کرنا اسی لئے ضروری ہے کہ ان کے اندر رہنے سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ بس یہی حال گوشت کا ہے جسے ہماری ناک آنکھ زبان ہرگز قبول نہین کرتے۔ کیونکہ یہ ایک نفرت انگیز شے ہے۔ اور اسی لئے یہ کسی صورت مین بھی مفید صحت نہین ہو سکتی۔

جواب اس مین بھی آپنے وہی مغالطہ کھایا اور اپنے ناظرین کو مغالطہ دیا ہے اس کی جواب کے لئے بھی ہم آپکو دعوت دیتے ہین کہ آئین ہم آپکو پکا ہوا یعنی کھانے کے قابل ہمارا پرشاد کے باسنا (خوشبو) سونگھاوین۔ ڈاکٹر ولیم نے بہت ٹھیک کہا مگر آپنے اس کا تجربہ نہین کیا۔ تجربہ کرنا ہے تو ہماری دعوت قبول کیجئے۔ یا کہین پکی ہوئی ہنڈیہ کا ڈھکنا اٹھا کر خوشبو لیجئے اگر آپ کی رال نہ ٹپک پڑی تو ہماری غلطی۔ تعجب ہے آپ ہندو ہوکر بوچڑخانہ مین

© rasailojaraid.com

بار بار جاتے ہین یا جانا چاہتے ہین۔ اور اتنا نہین سوچتے کہ ایسی بری جگہہ مین جانا کتنا دوش اور پاپ (گناہ) ہے ایک اور دلیل اس سے بہی لطیف تر آپنے دی ہے۔ آپ لکھتے ہین:۔

گوشت کا ہماری طبعی خوراک نہ ہونا ایک اور طرح سے بہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کسی ایسے بچے کے سامنے جو ابہی بالکل معصومیت کی زندگی بسر کر رہا ہو اور بہلی اور بُری شے کی اسے تمیز نہ ہو۔ کچہ پہل اور گوشت کا ٹکڑا رکہین۔ تو بچہ فوراً پہل پر ہاتہہ ڈالیگا۔ گویا قدرت اسے صاف الفاظ مین بتا رہی ہے کہ پہل ہی تیری طبعی خوراک ہے"

جواب ہمارے مسٹر کیسی بہکی بہکی باتین کر رہے ہین اس مثال مین خود ہی تو یہہ کہتے ہین کہ ایسا بچہ ہو جس کو بہلے برے کی تمیز نہین تو پہر ایسا بچہ اگر گوشت کو چہوڑ کر آم اٹہالے یا آم کو چہوڑ کر کباب اٹہالے تو اس کے اٹہانے کا کیا اعتبار۔ اعتبار تو کسی ایسے شخص کا ہوتا ہے جس کو کچہ تمیز بہی ہو۔

علاوہ اس کے کسی چیز کے خوراک طبعی ہونیکا ثبوت یہ تو نہین ہوتا کہ کوئی بچہ اُس کو اٹہالے طبعی غذا کا ثبوت تو یہ ہے کہ طبیعت کے خلاف نہو معدہ اُس کو قبول کرکے ہضم بہی کرلے جس غذا کو نوع انسانی کا کوئی فرد ہضم نہ کر سکے وہ انسان کے لئے طبعی غذا نہین ہوگی پس اس تعریف کے مطابق جو بالکل ٹہیک ہے ہم اپنی شہادت نہین بتلاتے بلکہ آپ ہی کو گوشت کہلا کر دیکہتے ہین کہ ہضم ہوتا ہے یا نہین۔

علاوہ اس کے ہم آپ کی مذکورہ مثال کے مطابق بہی جانچ کرنے کو طیار ہین۔ مگر اسی طریق سے کہ اناروں کی ایک ٹوکری کے ساتہہ مصالحہ دار کباب چینی کی رکابی مین رکہکر پانچ سات بچون کا متعدد دفعہ امتحان کرین گے۔ ہمارے کرنے کی انتظاری آپ نہ کرین ہم تو کہہ ہی چکے ہین آپ خود ہی اس کا امتحان کرین اور اس کے نتیجہ سے بذریعہ آریہ مسافر اطلاع دین۔

یسوع مسیح کون تھا

(از نامہ نگار)

بقول تمام اہل اسلام بشہادت قرآن حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور آدمی تہے۔ اور بقول بعض فرقہ عیسائی وہ خدا تہے اور بقول بعض وہ خدا کی مانند تہے۔ اور بقول بعض باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون خدا ہین۔ اور بقول بعض تینون ملکر ایک خدا۔ اور بقول بعض مسیح کے جسم مین خدا تہا۔ اور بقول بعض بموافق قول اہل اسلام یعنے حضرت یسوع مسیح خداوند تعالے کے نبی تہے اور آدمی تہے۔

مسلمان
کی اپیل مسلمانون کی خدمت مین مسلمان کی ضرورت
دیکھکر اسکو جاری تو کیا مگر محض توکل پر اس لئے مسلمان اپنے
ناظرین سے اپیل کرتا ہے کہ میری اشاعت اور ترقی کی کوئی صورت
تبلائیے۔ میری سنیں تو مین ایک تجویز پیش کرتا ہون کہ آپ صاحبون
مین سے ہر ایک صاحب کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ جتنے ہو سکین مستقل خریدار
پیدا کیجئے۔ قرب و جوار مین بانی اشاعت کیجئے دور دراز کیلئے میرے دفتر سے
اشتہار منگا کر تقسیم کرائیے اپنے احباب سے کہئے شوق
دلائیے (خاکسار مسلمان)

حضرت مسیح کی نسبت آیات قرآن

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ترجمہ جس وقت کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اُسکا مسیح عیسا بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیک کیے گیؤن سے اور باتین کریگا لوگون سے بیچ جہولی کے اور ادہیڑ عمر مین اور صالحون سے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

© rasailojaraid.com

الجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔

ترجمہ ۔ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا اللہ وہی ہے مسیح بیٹا مریم کا ۔ اور کہا مسیح نے ای بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا مقرر جس نے شریک کیا اللہ کا سو حرام کیا اللہ نے اسپر جنت اسکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی نہین ظالمون کی مدد کرنے والا ۔ بیشک کافر ہوئے جنہون نے کہا تحقیق اللہ ہے تین مین کا ایک ۔ اور بندگی نہین کسی کی مگر ایک معبود کو اگر نہ چھوڑین گے جو بات کہتے ہین البتہ جو ان مین منکر ہین ۔ پاوین گے دکھہ کی مار ۔ کیون نہین توبہ کرتے اللہ پاس اور گناہ بخشواتے اور اللہ ہی بخشنے والا مہربان اور کچھہ نہین مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکی اس سے پہلے کئی رسول اور اوس کی مان راست باز تہی دو نون کہاتے تہے کہانا دیکھہ ہم کیسے بیان کرتے ہین نشانیان پہر دیکھہ کہان الٹے جاتے ہین ۔

ان آیات بالا سے چند امور ظاہر ہین ۔ (۱) جو مسیح بن مریم کو اللہ کہتے ہین وہ کافر ہین (۲) مسیح بن مریم نے بنی اسرائیل کو کہا تہا کہ ہم سب کا ایک ہی رب ہے (۳) اور یہہ بہی کہا تہا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریگا وہ بہشت مین نہین جائیگا اُس کی جگہ دوزخ مین ہوگی ۔ (۴) بیشک وہ لوگ ہی کافر ہین جو کہتے ہین اللہ ہے تین مین کا ایک (۵) اللہ ہی ایک بندگی کے لائق ہے (۶) جو لوگ خدا کے ساتھ شریک کرتے ہین اگر توبہ نکرین گے دکھہ کی مار کہاوین گے ۔ (۷) مسیح اور کچھہ نہین تہا صرف اللہ کا رسول تہا اوس سے پہلے بہی کئی رسول گذر چکے تہے (۸) اُس کی والدہ راست باز تہی ۔ (۹) وہ دونون مان بیٹا کہانا کہاتے تہے یعنے دیگر مخلوق کیطرح کہانا کہانے کے محتاج تہے ۔

عیسائیون کی غلط فہمی یسوع مسیح کی نسبت

اب مین اناجیل مروجہ سے

عیسایون کی غلط فہمی کو پہلے نقل کرونگا اور پہر اناجیل مروجہ سے ہی اونکی غلط فہمی کی اصلاح بہی کرونگا ۔

دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۰ و ۱۱ ۔ تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمین دکھلا کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجہہ مین ہے یہ بات جو مین تمہین کہتا ہون مین آپسے نہین کہتا ۔ لیکن باپ جو مجہہ مین رہتا ہے وہ یہہ کام کرتا ہے ۔ میری بات کو یقین کرو مین باپ مین ہون اور باپ مجہہ مین ہے ۔

اور دیکھو خط اول یوحنا باب ۵ آیت ۵ و ۶ ۔ کون ہو جو دنیا پر غالب ہے مگر وہی جو ایمان لاتا ہو کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے ۔ یہہ وہی ہے جو پانی اور لہو سے آیا یعنے یسوع مسیح جو نہ فقط پانی مین بلکہ پانی اور لہو مین ہوکے آیا ۔ اور روح وہ ہے جو گواہی دیتی ہے ۔ کیونکہ روح برحق ہے کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح اور یہہ تینون ایک ہین ۔

عیسایون کی غلط فہمی کی اصلاح

دیکھو وہی خط اول یوحنا باب ۲ آیت ۵ ۔ پر وہ جو اُس کی کلام پر عمل کرے یقیناً اس مین خدا کی محبت کامل ہو ہم اس ہی سے جانتے ہین کہ ہم اس مین ہین ۔

پہر اور دیکھو وہی خط اول یوحنا باب ۳ آیت ۲۴ ۔ اور جو اُس کے حکمون پر عمل کرتا ہے یہ اُس مین اور وہ اِس مین رہتا ہے اور اُس سے یعنے روح سے جو اُسنے ہمین دیتی ہے ہم جانتے ہین کہ وہ ہم مین ہے ۔ پہر اور دیکھو وہی خط اول یوحنا باب ۴ آیت ۱۲ و ۱۳ کسی نے خدا کو کبہی نہین دیکہا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکہین تو خدا ہم مین رہتا ہے اور اُس کی محبت ہم مین کامل ہوئی ہم اسی سے جانتے ہین کہ ہم اُس مین رہتے ہین اور وہ ہم مین کہ اُس نے اپنی روح مین سے ہمین دیا ۔

اب مین اناجیل مروجہ مین سے یہ ثابت کرونگا کہ حضرت یسوع مسیح نہ تو خدا تہے اور نہ خدا کے حقیقی بیٹے اور نہ اون کے جسم مین خدا تہا بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور عاجز انسان تہے ۔

© rasailojaraid.com